# راہ اتحاد

مصنف :۔ سید ریاض حسین شاہ

ادارہ تعلیمات اسلامیہ
خیابان سید سیکٹر ۳ راولپنڈی

# بنیادی عقیدہ

- اللہ ہمارا رب ہے' اور منزّہ عن العیوب ہے۔
- محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول اور معصوم عن الخطا ہیں۔
- قرآن مجید خدا کی کتاب' ہمارا ضابطہ حیات اور بے عیب ہے۔

---

انسان خطاؤں اور لغزشوں کا پتلا ہے۔ اس حیثیت سے بہر حال یہ امکان رہتا ہے کہ وہ لکھتے ہوئے پھسل جائے ---- دورانِ مطالعہ اگر آپ اشارۃً یا صراحۃً کسی بھی انداز میں ہمارے درج بالا بنیادی عقیدہ کو مجروح ہوتا ہوا پائیں تو اس کو ہماری ذاتی کمزوری متصور کرتے ہوئے قلم زد کر دیجئے ہم اپنی عزّت' مقام اور جھوٹی اَنا کے مقابلہ میں ایمان کو بہر صورت ترجیح دیتے ہیں۔

* * * * *

## نوٹ (منجانب :۔سائٹ ایڈمن)

محترم قارئین۔ اگر آپ کو کسی کتاب / مضمون میں کوئی ٹائپنگ کی لفظی غلطی نظر آئے تو برائے کرم ہمیں فوراً ای میل ایڈریس پر (کتاب / مضمون کا نام بمع صفحہ نمبر) مطلع فرما کر ثواب دارین حاصل کریں۔ اللہ عزوجل ہمیں ہر خطا سے محفوظ فرمائے اور جو غلطی ہوئی اُسے معاف فرمائے۔ آمین

E-mail :- kamranis1@hotmail.com
kamran@shahjee.net
Website :- www.shahjee.net

بِسۡمِ اللہ الرّحمٰن الرّحِیم

ایک معصوم اور تقدس مآب تمّنا جو ہر مسلمان کے سینے میں مچل رہی ہیں وہ اسلام کا اتحاد ہے اسلامی برادری کا رکن اور فرد ہونے کی حیثیت سے ہر مسلمان اس امن افزااورسکون آفریں تدبیر کا دِل سے قائل ہے اور شاید ہی کوئی ایسا مسلمان ہو جو یہ نہ چاہتا ہو کہ دنیا سے کالے گورے کی تمیز ختم ہو جائے اور ملّتِ اسلامیہ قیود و حدود اور ذاتی مفاد سے بالاتر ہوکر" مسلم امہ" کی صورت میں متحد اوریکجا ہوکرانسانی خدمت کے لئے مصروفِ کار ہوجائے۔

اس میں شک نہیں کہ" اتحاد بین المسلمین" ہی وہ واحد راستہ ہے جس پر چل کر دُنیا معروف اور نیکی ، احسان اور صداقت کے پھولوں سے سج سکتی ہے اور اسی کے وسیلہ سے پائے حیات میں چبھے کانٹے نکالے جا سکتے ہیں۔ مسلمانوں کا اتحاد اور اتفاق وقت کی ضرورت بھی ہے اور خداوندِ قدوس کا ایک حکم بھی ، ایک مسلمان ہونے کی حیثیت سے ہماری بھی کوشش اور دعوت یہی ہے کہ اللہ کی رسّی کو مضبوطی سے پکڑا جائے ۔ اختلاف و افتراق سے کلیتہً اجتناب برتا جائے اوراس بات کی سعیِ بلیغ کی جائے کہ عالمی سطح پر مسلمانوں میں محبّت و مروت اور مودت واخوت کی ایک لہر دوڑ جائے۔

مسلمان قوم وسائل اورصلاحیتوں کے اعتبار سے کسی بھی قوم سے پیچھے نہیں۔ مجموعی لحاظ سے دُنیا کی آبادی کا تیسرا حصّہ مسلمانوں پر مشتمل ہے۔ خداوندِ قدوس نے علم و فن ، مال ودولت ، بحر و بر، قوّت و طاقت ، سیم و زر، عقل و خرد، اقتدار و اختیار اور ریاست و حکومت کوئی بھی ایسا عطیہ نہیں جس سے انہیں نہ نوازاہو، قدرت کے خزانے سخاوت کے ساتھ ان کے لئے کھُلے ہیں۔ فطرت کی بساطِ عطا ہر وقت ان کے لئے بچھی ہوئی ہے۔ اسرافِیل انقلاب ہرآن ان کے لئے صور پھونک رہا ہے۔ زمانے کے شب و روز اس امید سے خوش ہیں کہ مسلمان ابھی انگڑائی لے گا۔ ابھی اٹھے گا اور اپنے فریضہ زندگی کی تکمیل کرنے میں کوشاں ہوگا لیکن حسرت کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ مسلمان ہیں کہ:

زمین جنبد نہ جنبد گل محمد

وائے حسرت کہ اس وقت عملی طور پر مسلمانوں کا اتحاد نہایت کمزور ہے ، بلکہ حقیقت یہ ہے کہ مسلمانوں کی ذاتی کینہ توزیوں کی وجہ سے خارجی ریشہ دوانیوں نے ان کا ناک میں دم کررکھا ہے کفّار اپنی مذموم کوششوں سے مسلمانوں کے اہم مراکز کمزور کر رہے ہیں ۔ سامراجیّت کی دیدہ دلیریاں اور سینہ زوریاں ملاحظہ ہوں کہ اب حرمِ قدس پربھی اپنا شوقِ تصّرف پورا کرنے کی سوچی جا رہی ہیں ہم یہ نہیں کہتے کہ مسلمانوں میں شوقِ نمود ختم ہو گیا ہے اور ان کی پاک آرزوئیں کچلی جا رہی ہیں اور اب ان کی نشاۃ مکررہ کا کوئی امکان نہیں رہا بلکہ افسوس ہمیں یہ ہے کہ مسلمانوں کی وہ سادگی اوربڑھتی جارہی ہے جس نے ہمیشہ سے دھوکہ دیا ہے ۔

سادگی مسلم کی دیکھ اوروں کی عیاری بھی دیکھ

جہاں تک اتحاد بین المسلمین کے لئے فی زمانہ ہونے والی کوششوں کا تعلق ہے تو وہ نہ صرف یہ کہ اطمینان بخش نہیں بلکہ کئی اعتبارات سے درست بھی نہیں ۔ ہمارے داعیانِ اتحاد صرف اشک شوئی، مرثیہ خوانی ، سوزانگیزی اورتقریر آرائی سے ایک دُوررس انقلاب پیدا کرنا چاہتے ہیں جبکہ حقیقت یہ ہے کہ گرجدار لہجے ، برق آسا خطبے اورغناانگیز تقریریں اگر قبرستان میں کی جائیں تو مردے برسرِپیکار نہیں ہو سکتے اورپھر جب داعی کے اپنے قول وعمل میں تضاد اور تصادم ہو تو اتحاد کا سوچنا فضول سی بات ہے ۔

آج کے داعی اتحاد کی فِکر کے مطابق جو سوشلزم کو مانے وہ بھی مسلمان ہے ، جو خدا کی صفات کا منکر ہو، وہ بھی مسلمان ہے ۔ جو صداقتِ قرآن پر ایمان نہ رکھتا ہو وہ بھی مسلمان ہے ۔ معاف کرنا اگر کوشش ایسے ہی مسلمانوں کے اتحاد کی کی جا رہی ہے تو پھر چشِم بددور نعرہ لگانے میں غلطی لگ گئی ۔ بات تو اتحاد بین النّاس کی ہونی چاہئیے تھی ۔ فرض کیا ہمارا یہ مقصد غلط بھی ہو تو نفرتوں کی باتیں محبتوں کی زبان میں اور محبتوں کی باتیں نفرتوں کے لہجے میں اتحاد نہیں پیدا ہونے دیتیں ۔

ہمارے خیال میں اتحاد کے لئے پہلا کام تطہیر ہے جس کے تحت سیاست دانوں سے لے کر عوام تک ، علما سے لے کر مشائخ تک اور محکوموں سے لے کر حکام تک سبھی لوگ اپنے اپنے

ماحول زدہ اسلام کو قرآن اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سنّت پر پیش کریں اور سچے دینی تقاضوں کے مطابق اگر کوئی قربانی دینا پڑے تو اس سے دریغ نہ کریں ، اگر کوئی بت توڑنا پڑے تو اُسے توڑنے سے اجتناب نہ برتا جائے ۔ اس عمل سے خود بخود اسلامی اخوّت عام ہوگی ۔ نور نور کو پہچان لے گا ۔ روشنی ، روشنی کی پیغمبر بنے گی ۔ اجالے ، اجالوں کو جنم دیں گے ۔ منافقت مسلمانوں کی صفوں سے خارج ہوگی اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام قرونِ اولیٰ کے مسلمانوں کی طرح بنیان مرصوص دکھائی دیں گے ۔

اگر ہماری یہ دعوتِ فِکر درست نہ بھی تسلیم کی جائے اور یہ اصرار ہو کہ مسلمان نام کا آدمی جو بھی ہے ، خواہ وہ لکڑی کا ہے یا موم کا ہے ۔ لوہے کا ہے یا تانبے کا سب کو اکٹھا کیا جائے تو بھی مشکل یہ ہے کہ اتحاد کی مقابل اصطلاح فرقہ یا تفرقہ کو ابھی تک سمجھا نہیں گیا ۔ ابھی تک اتحادی بارود صرف مذہبی طبقوں پر استعمال کیا گیا اور انہی کے اختلافات کو ہوا دے کر پیش کیا جاتا رہا ہے ۔

ایک وزیر صاحب لبنان کی تباہی پر بڑی موثر تقریر کرتے ہوئے ارشاد فرما رہے تھے کہ :۔

" پاکستان کے دیو بندیو اور بریلویو ، شیعو اور سنیّو ! لبنان جہنم زار بن گیا ہے اور مسلم اُمہّ لُٹ رہی ہے ۔ اختلافات چھوڑ دو اور متحد ہو جاؤ " ۔

تاریخ اس امر کی شاہد ہے کہ مسلمانوں کے مذہبی اختلافات اگرچہ تحزیب کاری کرتے رہے لیکن ملّتِ اسلامیہ کی تباہی اور بربادی کا ذمہ دار صرف انہیں نہیں ٹھہرایا جا سکتا ۔ اگر اس کا جائزہ لینا مقصود ہو تو آپ پاکستان کی تاریخ ہی کا عمیق اور گہرہ مطالعہ کر سکتے ہیں ۔ یہاں دیو بندی بریلویوں کے خلاف ہوئے اور اہل حدیث واحناف نے یہاں تک کہ ایک دوسرے کی اقتدامیں نمازیں تک نہ پڑھیں ، لیکن پاکستان کے تحفظ کے لئے کوئی جنگ ہو یا کوئی تعمیری تحریک ، تنفیذِ نظامِ مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم کی بات ہو یا ختم نبوت کا معاملہ یہ سب ہی لوگ مِل جل کر قربانیاں دیتے رہے ، یہاں تک کہ کئی ایک تحریکوں میں سب نے ایک دوسرے کی قیادت کو بھی تسلیم کیا اور ہمیں اب بھی یقین ہے کہ مِلّی لحاظ سے مشکل وقت پڑنے پر اب بھی قربانی دینے سے دریغ نہیں کیا جائے گا ۔

ہماری اس بحث کا قطعاً یہ معنیٰ نہ لیا جائے کہ ہم مذہبی اختلافات جو افتراق کی شکل میں ہوں انہیں جائز تصّور کرتے ہیں یا حاشا وکلا ہمیں کسی کے اسلام میں شک ہے ۔ ہماری اس گفتگو کا مطلب یہ ہے کہ اتحاد بین المسلمین کے نعرے کا پس منظر اچھی طرح سمجھا جائے اور اسلام کو فرداً فرداً بھی اور اجتماعاً بھی خلوص دل سے قبول کرکے اس کو عملی طور پر نافذ کیا جائے خواہ وہ پہلے مرحلے پر زمین کے کسی چھوٹے سے ٹکڑے پر ہی کیوں نہ ہو اور مسلمان جو بھی قدم اٹھائیں ، وہ ٹھوس بنیادوں پر ہو اور اس کے ساتھ ہی فرقہ واریت کے خلاف جدوجہد میں تفرقہ بازی کو مذہبی اختلافات پر ہی موقوف نہ سمجھا جائے بلکہ معاشرہ میں پھیلے ہوئے تشتّت کے دوسرے راستے اور افتراق کی دیگر راہوں کو بھی اپنا ہدف بنا کر اتحاد کی فضا پیدا کی جائے ۔

یہ امر کِس سے پوشیدہ ہوگا کہ معاش اور سیاست کے نام پر کتنے ہی فرقے آج من چاہے کھیل کھیل رہے ہیں جنہیں مذہب نے جنم نہیں دیا ۔ بلکہ انسانی خواہشات کے ظالمانہ رویّے نے انہیں پیدا کیا ۔ آج امیر اور غریب کے درمیان وہ بعُد حائل ہے جسے کوئی روحانی قوّت ہی دور کر سکتی ہے وگرنہ مزدور اور مالک کی جنگیں ،آجر اور اجیر کا فساد ، سرمایہ دار اور غریب کا تفاوت انسان کو انسان سے اتنا متنفر بنا رہا ہے کہ غریب کے جنازے میں آپ کو زیادہ غریب ہی نظر آئیں گے اور امرا کی میّت کو کندھا دینے کے لئے زیادہ تر امراء ہی دکھائی دیں گے ۔ مذہبی فرقوں سے زیادہ خطرناک یہ معاشی فرقے ہیں جن کے حوالے سے انسانیت کی تحقیر ہو رہی ہے ۔ اب تو آبادیوں کی تقسیم میں بھی آپ کو معاشی حصے بخرّوں کا ڈرامہ نظر آئےگا ۔ امراء اپنی کالونیاں الگ بناتے ہیں اور غربا کی چھپر چھت الگ ہوتے ہیں ۔

معاشی طبقہ بندی کی طرح سیاست کے میدان میں بھی جہاں مختلف گروہوں کی مذموم کارگردگی اور سفلی خواہشات کی وجہ سے بلادِاسلامیہ کو نقصان پہنچ رہا ہے وہاں بذاتِ خود اسلامیانِ عالم کا زمین کو ٹکڑے ٹکڑے
کرکے خلافت کے نظام سے بغاوت کرنا دینی لحاظ سے بہت بڑا جُرم ہے ۔

" اتحاد بین المسلمین " کا خواب قربانی اور ایثار کے سوا کسی بھی صورت میں شرمندہ تعبیر نہ ہو سکے گا ۔ اس اہم اور قیمتی مقصد کی تکمیل کی خاطر مفاد پرستی کی روش ترک کرنی ہوگی ۔ اگر مذہبی فرقے ، سیاسی گروہ اور معاشی ٹولے تعصّب کا شکار ہو کر اپنی اپنی جگہ اپنی ہی بات منوانے اور اپنے ہی مفاد کو بچانے پر تُلے رہیں تو اتحاد کی کوشش ایک ڈرامے کے سوا کچھ حیثیت نہیں رکھتیں ۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ اگر حلقہ یاراں میں بریشم اور طاغوت کے خلاف فولاد دکھائی دیتے تھے تو یہ سب کچھ جذبہ ایثار اور اطاعت وانقیار کے نتیجے میں تھا ۔ وہ عظیم المرتبت لوگ خود پیاسے مرے لیکن اپنے کسی دینی بھائی کو پیاسا نہ دیکھ سکے ۔ ان کے پاس رات کی تاریکیوں میں اگر کوئی مسلمان بھائی بھوکا اور فاقہ زدہ ہوکر آیا تو وہ دیے کی روشنی گل کر کے خود بھُوک سے رہے اور اپنے بھائی کا پیٹ بھرا ۔ ان کی یہی پاک خصلتیں اور بے نفسی کا اسوہ تھا کہ وہ اَنۡتُمُ الاَ عَلَوۡنَ کا مصداق بن کر افق سے افق تک چھا گئے ۔

آج حکما سیاسی دشمنیوں کی بنا پر انسانوں کے ساتھ وہ سلوک کر رہے ہیں ، جیسے چیتے یا بھیڑے کے ہاتھ کوئی مظلوم اور تنہا انسان لگ گیا ہو ۔ سیاست دان ایک دوسرے کی پگڑی اچھالنا کارِ ثواب سمجھتے ہیں ۔ علما کی مجلسوں میں عمامے اور عباؤں پر زبانی ان کی مادیت پرستی پر دلالت کرتی ہے ۔ فقیر کی گڈریاں بنک (بیت المال ) بنتی جارہی ہیں ۔ مادی تہذیب کا جس قدر احیا ہورہا ہے محبّتیں اور سچی رفاقتیں مفقود ہوتی جارہی ہیں ۔ انسانی پیشانیوں پر محبّتوں کا نور نہیں بلکہ نفرتوں کی شکنیں دکھائی دیتی ہیں ۔

داعینِ اتحاد ! خدارا سوچ لو ، شاخوں اور پتّوں کا تصور تو درخت کے تنے کے ساتھ وابستہ ہوتا ہے ۔ تنا نہ ہو گا تو شاخیں کہاں پیدا ہوں گی ۔ دین نہیں ہو گا ، اطاعت نہیں ہوگی ، عمل نہیں ہو گا تو اتحاد کہاں سے قائم ہو گا اور کون کرے گا ۔

تم حاکم ہو یا محکوم ، امیر ہو یا غریب ، علما ہو یا زہاد دِل کے کانوں کے ساتھ خدا کا یہ حکم سنو اور قربانی کے جذبہ کے ساتھ عدل کرنے کی کوشش کرو اور یاد رکھو کہ اللہ جل شانہ، تمہاری ڈھکی

چھپی باتوں کا جاننے والا ہے ۔تمہاری فریب کاریوں کا وبال تمہاری اپنی ہی جانوں پر ہو گا نہ خود تباہ ہو اور نہ قوم کے لئے وجہ فساد بنو۔

رحیم کبریا سے آواز آ رہی ہے ۔

مومن ! تیرا خالق تجھے بلا رہا ہے ۔

اُٹھ ! حرص و ہویٰ کے پردوں کو چاک کر۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تجھے دیکھ رہے ہیں ۔

گوش بر آواز ہو اور عمل کر، محنت کر، جہاد کر۔

وَاعۡتَصِمُوۡابِحَبۡلِ اللہ جَمِیۡعاً وَّلَا تَفَرَّقُوۡاوَاذۡکُرُوۡانِعۡمَتَہ اللہِ عَلَیۡکُمۡ اِذۡ کُنۡتُمۡ اَعۡدآءً فَاَلَّفَ بَیۡنَ قُلُوۡبِکُمۡ فَاَصۡبَحۡتُمۡ بِنِعۡمَتِہٖ اِخۡوَاناً وَکُنۡتُمۡ عَلٰی شَفَا حُفۡرَۃٍمِّنَ النَّارِفَاَنۡقَذَکُمۡ مِنۡھَا ہ ط کَذٰلِکَ یُبَیِّنُ اللہُ لَکُمۡ اٰیَاتِہٖ لَعَلَّکُمۡ تَھۡتَدُوۡنَ ہ وَلۡتَکُنۡ مِّنۡکُمۡ اُمَّتہ یَّدۡعُوۡنَ اِلَی الۡخَیۡرِوَیَاۡمُرُوۡنَ بِالۡمَرُوۡفِ وَیَنۡھَوۡنَ عَنِ الۡمُنۡکَرِہ ط وَاُولِیۡکَ ھُمُ الۡمُفۡلِحُوۡنَ ہ

" اور اللہ کی رسّی کو مضبوطی سے تھام لو اور تفرقہ نہ کرو۔ اپنے آپ پر اس نعمت کو یاد تو کرو کہ تم آپس میں دشمن تھے تو اس نے تمہارے دِلوں کو جوڑا اور پھر تم اس کے احسان سے بھائی بھائی ہو گئے ۔

تم آگ کے ایک گڑھے کے کنارے پر تھے اور اس نے تمہیں اس سے بچایا ۔ اسی طرح تمہارے لیے اللہ اپنی آئتیں بیان کرتا ہے تا کہ تم راہ یاب رہو۔

تمہارے اندر ضرور ایک ایسی جماعت ہو جو خیر کی طرف بلائے ۔ نیکی کا حکم دے اور برائی سے منع کرے اور حقیقت میں ایسے ہی لوگ بامراد ہوتے ہیں " ۔

میرے خیال میں اتحاد کی وہ کوشش جس کے پیش نظر کوئی اہم مقصد نہ ہو کوئی اہمیت نہیں رکھتی اور وہ اہم مقصد جس کا ذکر کرنا میں ضروری سمجھتا ہوں وہ قیامِ خلافت ہے ۔ اسلامی زندگی کا یہی وہ باب ہے جس تک پہنچنا مسلمانوں کا ایک اہم فریضہ ہے ۔

ہم بین الاقوامی سطح کی اس عظیم الشان کانفرنس کے وسیلہ سے مختلف ممالک سے آئے ہوئے مندوبین کے سامنے یہ کاز ( cawse ) اور دعوت رکھنا پسند کریں گے کہ اگر وہ واقعتاً مسلمانوں کا

سیاسی معاشی اور معاشرتی غلبہ دیکھنا پسند کرتے ہیں تو اپنی اپنی ریاستوں میں انہیں تنفیذِ اسلام کی کوششیں تیز تر کر دینی چاہئیں ۔ جب تک دردِ دل رکھنے والے ٹھوس اور بہادر مسلمانوں کے ہاتھوں میں مختلف ممالک کا اقتدار نہیں آ جاتا ۔ کسی مستحکم اور بامقصد اتحاد کا تصور مبہم دکھائی دیتا ہے ۔

آخرمیں اس بین الاقوامی اتحاد سمینیار کی انتظامیہ کا شکریہ ادا کرنے کے ساتھ ساتھ اللہ ربُّ العِزّت کی بارگاہ میں دعا کرتا ہوں ۔

میری آنکھوں کے نور ۔

میرے دل کے سُرور ۔

اے میرے اللہ ،

میرے رَبّ ۔

میری قوم کو درد اور عشق عطا فرما کہ وہ زندگی تیرے ہی لیے بسر کرے اور اُسوہ رسُول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی سے فیض یاب ہو ۔

ہم تیرے بن جائیں تو ہمارا ہو جا ۔

اٰمِین یَارَبَّ اَلعٰلَمِینَ بِحَقِّ رَحۡمَتہٖ لِلّعٰلَمِینَ ، سُبۡحَانَ رَبِّکَ رَبِّ اَلعِزَّۃِ عَمَّا یَصِفُوۡنَ ہ وَسَلَامُ عَلَی اَلمُرۡسَلِیۡنَ ہ وَاَلحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ اَلعَلَمِیۡنَ ہ

♠♠♠♠♠♠♠♠♠